آیت 41 & 42 : کفار جب رسول ﷺ کو دیکھتے تو مذاق اڑاتے کہ "یہ ہیں جنکو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا" اور آگے کہتے کہ اگر ہم ثابت قدم نہ رہتے یعنی صبر نہ کرتے تو یہ ہمیں ہمارے معبودوں سے بھٹکا دیتے۔ تو یہاں پہ ایسا صبر کرنا کن معنوں میں آیا ہے؟

جواب: اپنے گناہوں پہ صبر کرنا۔ یعنی جو شرک وہ کر رہے تھے اس پر ڈٹ گئے تھے۔ ڈھیٹ بنا۔

آگے اللہ نے فرمایا جب یہ عذاب دیکھیں گے تو پھر انہیں حقیقت معلوم ہوگی کہ کون سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا ہے۔

آیت 43 & 44 : یہاں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خود کو خدا بنا لینا یعنی نفس کی خواہش کو معبود بنا لینا۔ اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اپنے نفس کا کہنا ماننا۔ اس کی بندگی کرنا۔ عقل سے کام لیے بغیر جو جی میں آیا کیا۔ ہر اس چیز کو Top priority پہ رکھنا جو اللہ اور رسول ﷺ کی بات سے ٹکراتی ہو۔

اسی لیے ایسا شخص جو عقل سے کام نہ لے اور اپنے نفس کی غلامی کرے اسکو سیدھی راہ پر لانا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کیلئے کیا فرماتے ہیں؟

جواب: وہ نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں جو پالتو کی طرح ہیں زیادہ بھٹکے ہوئے۔

آیت 45-50 - ان آیات میں انسان کو غور و فکر کی دعوت دی جا رہی ہے اور ہمارے لیے اس میں کتنے سبق پوشیدہ ہیں۔ کیا ملتا ہے غور و فکر کرنے سے؟

جواب: کائنات کے نظام کو دیکھ کر عقل یہ بات تسلیم کرتی ہے کہ اسکا چلانے والا ایک رب ہے۔ اور اسی کی بندگی کرنے سے سکون حاصل ہوتا ہے۔
سائے پر غور کیا جائے جو سورج کی وجہ سے پھیلتا سکڑتا ہے۔ رات اور دن کا فرق ہمیں بہت کچھ سکھاتا ہے۔ کائنات کی ہر چیز ہمارے لئے اللہ کی ایک نشانی ہے اور نصیحت ہے جسکو قبول کرنے والا دل چاہیے۔

آیت 51 : اس آیت میں کس کی طرف اشارہ ہے؟